

١٣٣٩ هـ

نابغ النور

على سؤالات جبلفور

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

RIDAWI

رضا

PRESS

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور **رضوی پریس** نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جیلہ کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزا ہم اللہ احسن الجراء

رسالہ
تابعاً لنور علی سوالات جبلفور
 (جبلیپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ۔

مسئلہ ۱۶ از جبل پور کمانیہ بازار دکان سید محمد عبدالغفور صاحب آئل مرچنٹ مرسلہ عبدالمجبار صاحب ناظم جماعت
 خدام اہل سنت ۲۰ شوال ۱۴۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں :
 (۱) ایک سچا پاکستانی پابند مذہب و ملت تارک و نیا دینی عالم یا عمل جو حکومتِ ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنت
 اسلامی سمجھے اور اپنی متعدد تقریروں میں اس عظیم سلطنتِ اسلامیہ بلکہ ہر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد و اعانت و
 حمایت اور امانت و حفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت و استطاعت ہر جائز و ممکن و مفید طریقہ کے
 ساتھ فروری و لازم و فرض فرمائے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ
 ”آپ ترکوں کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کاملہ اور سلطانِ ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں“ اس کے جواباً
 میں فرماتے ”سلطنتِ ترکی خلدھا اللہ تعالیٰ وایدھا وحرسھا واخلذل اعدائھا“ (اللہ تعالیٰ اس سلطنت
 کو ہمیشگی بخشے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ ت) کے متعلق

صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میں بجز تعالیٰ سستی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقاتِ سلف اور مسلماتِ اہلسنت و تصریحاتِ محققین کا تتبع اور اُمتِ مرحومہ کے اجماع و اطلاق متواتر کا پابند رہا ہوں اور یہی میرا مذہب و عروہ و ثقی ہے، مسئلہ خلافتِ عظمیٰ کے متعلق جو ایک ثابت و محقق و قطعی طے شدہ مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف اتباعِ سلف پر ایک جدید اختراعِ خلف کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں، اور آج کل کے بے جا اور ناجائز و مزاحم دین و ملت و مخالفتِ کتاب و سنت شورشوں اور ایسی شورشی خلافت کیٹیوں سے علیحدہ رہے، جن خلافت کیٹیوں کا مقصد خاص ہندو مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت اور موالات قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مطیع و منقاد و غلام بنانا، محرماتِ شرعیہ کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کر کے کام تمام منافی مقاصدِ خلافت و خلافتِ اسلام و موجبِ بربادیِ اسلام و تباہیِ اہلِ اسلام کرنا نہایت مبالغہ کے ساتھ قولاً و فعلاً و تحریراً کفار و مشرکین کی تعظیم و توقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا بجائے دعائے نصرتِ اسلام و مسلمینِ مشرکوں کی طرح کافر و مشرک کی جے پکارنا کسی کافر و مرتد و وہابی کے مرنے یا جیل جانے پر اظہارِ غم اور ماتم کے لئے بازار بند کرانا ہڑتالیں کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جو ان کا کہا زمانے سے تکلیف دینے اور اس کی عزت و ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا اور بائیکاٹ کر دینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلا دینا، شعارِ مشرک گاندھی ٹوپی پہننے پر زور دینا وغیراً من الشناہ، ایسی خلافت بلکہ خلافت و ہلاکت کیٹیوں کے ان کے کفروں اور ضلالتوں کو اہلِ اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کرے اور لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلائے ایسے عالمِ دین پر نفسِ خلافت کے انکار کا بہتان و افتراء باندھ کر اسے دائرۃِ اہلسنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے کفر و ارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس پر عمل کر کے ایسے عالمِ باعمل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا صرف موالات من الیہود والنصارى حرام ہے یا ہر کافر و مشرک و مبتدع و وہابی و بے دین سے۔
 (۳) کیا صرف ترک موالات من الیہود والنصارى کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین و مرتدین ہندو و وہابیہ سے موالات کرنے والے اسے فرض جاننے والے کیا محرف و مکذب قرآنِ عظیم نہیں، اگر ہیں تو ان کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) جو عالمِ باعمل ہر کافر و مشرکِ نصاریٰ یہودی، ہندو و مجوسی بلکہ ہر گمراہ بے دین و بد مذہب مرتد، وہابی اور ہردشمن دین اور ہر مخالفِ اسلام سے ترکِ موالات فرض اور اس کے ساتھ موالاتِ حرام بتائے اور آج کل کے شورشن پسندوں کا من گھڑت ترکِ موالات جو صرف نصاریٰ سے کیا جا رہا ہے وہ بھی ادھورا، اور کافروں، مشرکوں، مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے موالات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے انوکھے اندھے ایجادِ مشرک ترکِ موالات کو

منافى اسلام ومخالفت كتاب وسنت فرمائے، ایسے عالم باعمل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک موالات من الیہود والنصارى یا مطلقاً ترک موالات کے انکار کا بہتان وافترا گھر کر اس کے کفر وارتداد پر استفسار کرنا، فتویٰ دینا، اس فتویٰ کی تصدیق کرنا، اور ایسے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے سب کے لئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعتِ اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے اغوا سے مسلمانوں میں بھٹوٹ پیدا کرنا، مسجدِ الہی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کر کے کافروں کی مدد سے خیمے قائم کر کے نماز عید ادا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر و فریب سے عید گاہ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کہنے سے عید گاہ چھوڑ کر جماعتِ اہل سنت سے منڈ موڑ کر مسجدِ الہی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۶) مشرکوں بُت پرستوں کو خوش اور راضی کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کو گائے کی قربانی چھوڑنے پر زور دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے بہکانے سے ان کے دامِ شیطنت میں پھنسنے کا گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ بیٹو! نوجرو! بہت ہی کرم ہوگا، ہر سوال کے جواب کے ساتھ دلیل ہو اگرچہ مختصر۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وآله وصحبه المكلهين عنده۔

(۱) صورتِ مستفرو میں عالمِ موصوف سر اسحق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ و ضال،

قال الله تعالى فماذا بعد الحق الا الضلال بلى الله تعالى نے فرمایا، پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔

بلاشبہ حمایتِ سلطنتِ اسلامیہ و حفاظتِ امانِ مقدسہ میں وسعت و استطاعت کی شرط قرآنِ عظیم سے ہے،

اور اس کے طرق میں جائز و ممکن و مفید کی تحدید شرعِ قویم و عقلِ سلیم سے۔ قال الله تعالى،

لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

وقال الله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم ۱
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو اللہ تعالیٰ سے ڈر و جہاں
ہو سکے۔ (ت)

شرع الہی عزوجل منزہ ہے اس سے کہ ناجائز و حرام مانا ممکن وغیر مقدور یا نامفید و عبث کا حکم دے۔
قال الله تعالى ان الله لا يأمر بالفحشاء۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا
حکم نہیں دیتا۔ (ت)

وقال تعالى وينهى عن الفحشاء والمنكر ۲
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اوکوہ منع فرماتا ہے بے حیائی اور
بُری بات سے۔ (ت)

وقال تعالى لا تكلف نفسا الا وسعها ۳
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے
مگر اس کی طاقت بھر۔ (ت)

وقال تعالى وما خلقنا السماء والارض
وما بينهما لعبين ۴
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور
زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔ (ت)

در بارہٴ خلافت جس عقیدہ اہل سنت کا عالم نے اشعار کیا خود خلافت کئی کے مفتی اعظم مولوی ریاست علی شاہ
صاحب شاہجہانپوری اور اس کے لیڈر عظیم و نامور محکم العلماء صدر شعبہ تبلیغ عبد الماجد بدایونی نے ایک مطبوعہ فتویٰ
میں (کہ شخصین مذکورین جس کے مفتی و مستفتی ہیں) اس کا صاف اقرار و اظہار کیا جو عبارات ائمہ و علماء اس فتویٰ
نے سننا پیش کیں، وضوح حق کو ان میں سے یہ دو ہی بہت ہیں مقاصد و شرح مقاصد سے (کہ عقائد اہلسنت
کی معتمد کتابیں ہیں) سند دکھائی کہ لنا قوله عليه السلام الائمة من قریش، واجمعوا عليه
فصار دلیلا قاطعا یفید الیقین باشتراط القریشیة یعنی ہم اہلسنت کی دلیل حضور اقدس سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد و جلیل ہے کہ تمام خلفاء قریش سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر
اجماع کیا تو دلیل قطعی ہو گئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قرشی ہونا بیشک شرط ہے۔ علامہ سید محمد
ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رد المحتار علی الدر المختار سے سند پیش کی کہ فرماتے ہیں:

۱۵ القرآن الکریم ۲۸/۷

۱۶ " " ۶۲/۲۳

۱۷ القرآن الکریم ۱۶/۶۴

۱۸ " " ۹۰/۱۶

۱۹ " " ۳۸/۴۴

۲۰ شرح المقاصد المبحث الثانی التکلیف والحرجة والذکوة دار المعارف النعمانیة لاہور ۲/۲۷۷

وقد يكون بالتغلب مع البياعة وهو الواقع
 في سلاطين الزمان نصرهم
 الرحمن له

یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے
 کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے
 ہیں، ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے،
 رحمن عزوجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین)

علامہ سید موصوف جن کی کتاب مدوح آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلیٰ درجہ معتمد سے ہے۔ سلطان
 عبد المجید خاں مرحوم کے والد سلطان محمود خاں مرحوم کے زمانے میں انھیں کے قلم و ملک شام میں انھیں کی طرف سے
 شہر دمشق و تمام دیار شامیہ کے مفتی اجل تھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مفتی و مستفتی مذکورین کی ان شہادتوں کے بعد
 زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں،

قال الله تعالى شهدوا على انفسهم
 خلافت کیسٹی کو اس بارے میں اگر پوچھنا ہو انھیں اپنے مفتی اعظم ولید رحمہ اللہ سے پوچھے، کیسٹی کہے: بلہم شہدتم
 علینا (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ ت) وہ کہیں: انطقنا الله الذی انطق کل شیء (وہ کہیں گی ہمیں
 اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔ ت)

مشرکوں سے اتحاد و وداد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی یقیناً کفر ہے۔

قال تعالى ترى كثيرا منهم يتولون الذين
 كفروا والبئس ما قدمت لهم انفسهم
 ان يخطئ الله عليهم وفي العذاب هم
 خالدون ولو كانوا يؤمنون بالله والنبي
 وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن
 كثيرا منهم فاسقون

تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے
 ہیں، بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے
 اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور
 انھیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انھیں اللہ اور
 نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد،
 وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ
 ان میں بہت سے فرمان الہی سے نکلے ہوئے ہیں (ت)

دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۰

باب البغاة
 ۳۴/۴ و ۱۳۰/۶
 ۲۱/۴۱
 ۲۱/۴۱
 ۸۰-۸۱/۵

لہ رد المحتار
 لہ العترة آن الکریم
 " "
 " "
 " "

وقال تعالى يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا الذين كفر و ايردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين۔
 اذ الله تعالى نے فرمایا: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کئے پر چلے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھیر دینگے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔

حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی حلت و حرمت قطعی ہو جیسے جائز کسب و تجارت و اجارت کی حلت مشرکین سے و داد و انقیاد و اتحاد کی حرمت، ان حلالوں کو وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو حلال بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام لعینہ ہے، جیسے مذکورات جب تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہے، اللہ عز و جل کفار کا بیان فرماتا ہے،

لا يحرمون ما حرم الله ورسوله ﷺ جسے اللہ ورسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں ٹھہراتے۔
 من عقائد میں مسئلہ مصرح ہے، نیز فتاویٰ خلاصہ وغیر با میں ہے،

من اعتقد الحرام حلالا و اعلى القلب يكفر
 هذا اذا كان حراما بعينه و الحرمة قامت
 بدليل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الاحاد
 لا يكفر (ملخصاً)۔
 جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت تبرؤ احد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (ملخصاً) (ت)

بزازیہ و شرح وہبانیہ و درمختار میں ہے :
 يكفر اذا تصدق بالحرام القطعي
 ردالمحتار میں ہے :

حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کے لئے دو شرائط ہوں گی
 اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور
 دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے
 آگاہ ہیں اور بزازیہ کا مدار اسی پر ہے۔ (ت)

۱۴۹/۳ لہ القرآن الکریم
 لہ خلاصۃ الفتاویٰ الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الخ
 ۲۹/۹ لہ القرآن الکریم
 ۳۸۳/۴ مکتبہ حبیبیہ کورٹ
 ۱۳۴/۱ مطبع مجتہبی دہلی
 ۲۷/۲ دار احیاء التراث العربی بیروت

حالات دائرہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہیں۔ کفار و مشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی بچے پکارنا، ان کے مرنے یا جیل جانے پر ہڑتال، اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان زمانے اس پر وہ ظلم و اضطراب، کمال تعظیم کفار اور باعثِ دخولِ نار و غضبِ جبار، و حسب تصریحات ائمہ موجب کفر و کفار، فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ و النظائر و تنویر الابصار و درمختار میں ہے،

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفریہ

اگر کسی نے ذمی کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔ (د ت)

فتاویٰ امام ظہیر الدین و مختصر علامہ زین مصری و شرح تنویر مدقّ علانی میں ہے،
لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً کفریہ

اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً یا استاذ کہا تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔ (د ت)

رب عزوجل فرماتا ہے،

ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون

عزت تو خاص اللہ و رسول و مسلمین ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من قرصاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام
بن بسر و ابن عساکر و ابن عدی عن امر المؤمنین الصدیقة و ابو نعیم فی الحلیة
و الحسن بن سفیان فی مسندہ عن معاذ بن جبل و السجزی فی الابانہ عن ابن عمر
و کاتب عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و البیهقی

جس نے کسی بد مذہب کی توفیر کی بیشک اس نے دین اسلام کے ڈھادیئے پر مدد دی (اسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن بسر، ابن عساکر اور ابن عدی نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ سے، ابو نعیم نے علیہ میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں حضرت معاذ بن جبل سے، سجزی نے ابانہ میں حضرت ابن عمر سے اور ابن عدی کی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لے و لکھ درمختار کتاب المحظور و الاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتہاتی دہلی ۲۵۱/۲
سے القرآن الکریم ۶۳/۸
سے شعب الایمان حدیث ۹۴۶۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶۱/۴

فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ اجمین سے اور بہت ہی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم
مرسلا۔

بن میسرہ سے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔ (ت)
بد مذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہوگا، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے راوی،

فیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
یصافح المشرکون او یکتوا او یرحب بہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی
مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا
اس کے آتے وقت مرجا کہیں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنیٰ درجہ تکریم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے
کو آئیے کہہ دیا، حدیث نے اس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ اس کی جے پکارنی اور وہ افعال شیطانی، اور
یہ عذر یاد رکھو کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی ذمہ دار کے نہیں، محض کاذب و پادور ہوا ہے، تمہیں نے عوام کا لہوا م کو اس اتحاد
مشرکین حرام و لعین پر ابھارا اور ان حرکات ملعونہ سے نرو کا بلکہ اپنے مقاصد مفسدہ کا موید سمجھا تمہارے دلوں میں ایمان
یا ایمان کی قدر ہوتی تو اس اتحاد حرام و کفر کے لئے جیسی زمین سروں پر اٹھالی ہے، رات دن، مشرق مغرب ٹاپتے
پھرتے ہو، ہزاروں دھواں دھارینز ویویشن پاس کرتے ہو اس کے مخالفین بلکہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر
فتویٰ کفر لگاتے ہو، صدیا اخبارات کے کالم ان کی بدگوئی سے گزرے کرتے ہو، اس سے سوچتے زائد ان کفریوں
ضلالوں کی آگ بجھائیں دکھاتے کہ یہ تمہاری ہی لگائی تھی اور اپنی داڑھی بچانے کے لئے اس کا بھانا تم پر فرض عین
تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان شیطانیوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا
دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جھوٹے بہانے بنانے سے کیا حاصل، معذرتاً خود ذمہ داروں نے
جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شملہ بمقدار علم، ابو الکلام آزاد صاحب
نے کپ ناگپور میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی حمد کی
اسے مقدس ذات ستورہ صفات کہا، میاں عبد الماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکور مبعوث من آتہ
کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکور بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ کلمات ملعونہ اور کہاں بے تمیز امتحان جاہلوں کا جے
پکارنا،

فانی تو فکون ۰ افلا تعقلون ۰ کلاب بل تم کہاں اوندھے جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، کوئی

۲۳۶/۹ دارالکتب العربیہ بیروت ترجمہ ۲۲۶ اسحاق بن ابراہیم
۳۳/۲ القرآن الکریم ۳۳/۱۰

سوان علیٰ قلوبہم ما کانوا یکسبون۔
 نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی
 کماؤں نے۔ (ت)

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تضحیح مال ہونہ کہ حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو منسوب
 کرنا ہوتا کہ اس سے سخت تر اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپوں کو شعائر اسلام جان کر پہنتے تھے اب انہیں
 جلادیا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی پہن لینا مشعر ہوا کہ انہوں نے نشان اسلام سے عدول اور کافر کا
 چیلنا بنا قبول کیا، بنس للظالمین بدل لائے (ظالموں کو کیا ہی بڑا بدلہ ملا۔ ت) بالجملہ ایسے اقوال و افعال کفر و ضلال
 پر عالم موصوف کا انکار عین حق و صواب و سبب ثواب و رضائے رب الارباب تھا اور جو ان کے شرعی احکام اہل
 اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو "ذیاب فی ثیاب" کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، سنی عالم کا جلیل فرض مذہبی و
 کار منصبی و بجا آوری حکم خدا و نبی تھا اور ہے، جل و علیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار
 نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیزے دیگر است۔ اس کی تہ میں اور اشد خباثت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس
 خلافت کا منکر جملہ مدعیان کلمہ گو میں کون ہے جس سے سائل سوال کرنا اور مجیب جواب دینا اہل سنت حضرات خلفائے
 اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلیفہ جانتے ہیں، غیر مقلد و دیوبندی بھی اس میں نزاع نہیں کرتے، روافض حضرت مولیٰ علی
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خلیفہ و وصی مانتے ہیں، مزانہ اپنے مرزا تک اترتے ہیں بلکہ خلافت سے مراد مسئلہ دائرہ ہے،
 اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر تلبیس ابلیس ہے اور دل میں جو مراد
 ہے اس کا حال خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم اور مفتی اس کے ایڈر معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم موصوف
 نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ اجماع ہے جو حبیب
 اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہے اہل سنت سے خروج قرآن کا انکار کفر ارتداد ان کے یہ چار احکام ملعونہ کاش اسی
 عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتویٰ کے مفتی اور اس کے مصدقین حکم ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص کتب معتبرہ فقہیہ ایک
 ہی بلائے کفر ستے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما مصرئ قال لانیہ کافر فقد باء بہما احدہما
 فان کانت کما قال والا مرجعت علیہ
 جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک
 پر یہ بلا ضرور پڑے، جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ

لہ القرآن الکریم ۳/۸۳

لہ " " ۵۰/۱۸

صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لانیہ مسلم او کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۴/۱
 صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکر اخاه بغیر تاویل ۹۰/۲

۴۷۰۱ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔
(اسے مسلم، ترمذی اور اس کی مثل بخاری نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

در مختار میں ہے،

عزیر الشاتم بیا کافر وھل یکفران اعتقد
المسلم کافرا نعم والایہ یفتی بہ
تو وہ کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)
شرح وہبانیہ، ذخیرہ، نہر الخائف و رد المحتار میں ہے،
لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد
دین الاسلام کفرا۔
کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین
اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق جمیل بہاری کتابوں الکوکبۃ الشہابیۃ اور النہی الاکید وغیرہما میں ہے مگر یہاں
تو خود خلافت کمیٹی کے لیڈروں مفتیوں کے فتوے نے روشن کر دیا کہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ
اہل سنت اور جملہ صحابہ کرام اور خود ارشاد اقدس حضور سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اب کون
مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصدیق کو کلمات کفر نہ کہے گا۔ فقہا برکرام ائمہ و صحابہ درکنار
خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر
کہیں گے، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہتے کر و کفر اخبث و اشد ہوئے خصوصاً وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر
سب سے لعین، و ذلک جزاء الظالمین ﴿۵﴾ (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) سنی عالم کو اس کی پروا
نہ کرنی چاہئے، ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے، ان لوگوں کی اصطلاح جدید میں ملت ملت گاندھی ہے اور
سنت سنت گاندھی، اس کی روش سے جدا چلنے والوں کو اہل سنت و جماعت سے خارج اور اس کی ملت
مخترعہ کے مخالفوں کو کافر مہر تکتے ہیں، جس طرح فرعون ملعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
تکفیر کی تھی کہ فَعَلْتَ فِعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ﴿۵﴾ (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشکر

۱۷ در مختار باب التعزیر مطبع مجتہدانی دہلی ۳۲۴/۱
۱۷ رد المحتار " دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۸۳/۳
۱۷ القرآن الکریم ۱۴/۵۹ ۱۷ القرآن الکریم ۱۹/۲۶

ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل (اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جسے ترمذی نے دوسرے متن کے ساتھ حسن کہا، ابوالشیخ نے کتاب التوہیح میں اسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں "بین النفاق" کا اضافہ ہے۔ ت)

النفاق كذو الشبهة في الاسلام، وذو العلم و امام مقسط له رواه الطبراني في الكبير عن ابى امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه بسند حسنه الترمذى لمتن غيره و رواه ابو الشيخ في كتاب التوہیح عن جابر رضى الله تعالى عنه وعندنا زيادة لفظ بين النفاق -

مجمع الانهر میں ہے،

جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر "مولویا" کہے کافر ہو جائے۔

من قال لعالم عويلم على وجه الاستخفاف كفره۔

والعياذ بالله تعالى، یہ سوال اول کا جواب مجمل ہے اور ہمیں سے تین سوال آئندہ کے جواب واضح ہو گئے وباللہ التوفیق۔

(۲) موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے، اوپر واضح ہو چکا کہ رب عزوجل نے عام کفار کے نسبت یہ احکام فرمائے تو بزور زبان ان میں سے کسی کافر کا استثنا ماننا اللہ عزوجل پر افرائے بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے بلکہ عالم الغیب عزوجل نے یہ حکم یہود و نصاریٰ سے خاص ماننے والوں کے منہ میں اپنے قہر عظیم کا پتھر دے دیا، ایک آیت میں صراحت کتابوں کے ساتھ باقی کفار کو جُدا ذکر فرمایا کہ کتابی وغیر کتابی سب کو تعظیم حکم مفسر منور ہو جائے جاہلان ضلیل کی تاویل ذیل راہ نپائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

يا ايها الذين امنوا لاتخذوا الذين اتخذوا ديتكم هزوا ولعبا من الذين اتوا الكتب من قبلكم والكفاء اولياء واتقوا الله ان كنتم مؤمنين

اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۲۳۸/۸

المکتبۃ الفیصلیۃ

حدیث ۷۸۱۸

سہ المعجم الکبیر

۲۲/۱۶

موسسۃ الرسالۃ بیروت

حدیث ۴۳۸۱۱

کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ

۶۹۵/۱

فصل ان الفاظ الکفر انواع الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

سہ مجمع الانهر شرح ملتقى الابجر

سہ القرآن الکریم ۵/۵۷

لا یفلحون ۵ متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعهم
ثم نذیقهم العذاب الشدید بما كانوا
یکفرون ۱۰
کیا نہ فرمایا،

کرتے ہیں فلاح نہ پائیں گے دنیا کچھ برت لیں پھر انہیں
ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ہم ان کو وہ سخت عذاب
چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا۔

ولیکم لا تقفروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب
وقد خاب من افتویٰ ۱۱
کیا نہ فرمایا،

تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ بانڈھو کہ وہ تمہیں عذاب
میں جھون ڈالے گا اور بیشک نامراد رہا مفری۔

انما یفتی الذکاب الذین لا یؤمنون ۱۲
یہ ہے قرآن عظیم کا فتویٰ جس نے کفر کا حکم جمادیا،

بیشک ایسے افراتوہی بانڈھتے ہیں جو کافر ہیں۔

وخسر هنالك المبطون ۱۳ وقیل بعد اللقوم
الظالمین ۱۴

اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے اور فرمایا گیا کہ
دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

حاشا کہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا باپ بیٹے کافر ہوں تو ان سے بھی محبت کو
صریح حرام فرمادیا اور دلی محبت و اخلاص و اتحاد کرنے والوں کو کڑا بجا صاف صاف ارشاد و اعلام فرمادیا کہ وہ
انہیں کافروں میں سے ہیں؛ انہیں اللہ و قیامت پر ایمان نہیں، انہیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان نہیں، بالجملة وہ
کسی طرح مسلمان نہیں، ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد اس سے معاملات کا حرام و کفر ہونا اشد و
زائد کہ علتِ حرمت کفر ہے علتِ جنتی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں، مفریوں پر اور انا پڑے گا کہ کفر میں یہود
نصاری سے جو کس بدتر ہیں، ہنود سے و باہرہ و سائر مرتدین عنود بدتر ہیں و لہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر
سخت تر ہیں،

کمالا ینحی علی من له اعلام باحکام الفقہین
ولکن الظالمین بایت اللہ یجحدون ۱۵ وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۱۶

جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکام فقہائے
آگاہ ہے لیکن ظالم آیات اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے (ت)

۱۲ القرآن الکریم ۶۱/۲۰

۱۳ " " ۴۸/۴

۱۴ " " ۳۳/۶

۱۵ القرآن الکریم ۴۰/۱۰

۱۶ " " ۱۰۵/۱۶

۱۷ " " ۳۳/۱۱

۱۸ " " ۲۲۴/۲۶

(۳) ضرور وہ لوگ مکذب و محرف قرآن ہیں اور خود بحکم قرآن کافرونا مسلمان، جس کا بیان بقدر روانی ہو چکا
تکذیب قرآن عظیم ان کی نئی نہیں ان کے اعظم لیڈران ابوالکلام آزاد نے "الہلال" میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحبِ شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلا دیا، "الہلال"
۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

"مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعتِ موسوی کا ایک مُصلح تھا جو خود کو نبی صاحبِ شریعت
نہ تھا، اس کی مثال مجہد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا،
اس نے خود تصریح کر دی کہ میں توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (لیونحنا ۱۳: ۵)
مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔
دوم بار بار مومکد فقروں سے جمانا کہ وہ نبی صاحبِ شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سنلانا اور وہ بھی محض بر بنائے جہالت و ضلالت۔ کیا صاحبِ شریعت
انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں، حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت
پوری ہو گئی، خیر یہاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں میں آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی تکذیب کی، قرآن کریم
قطعا ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ شریعت تھے www
اولاً اس نے پہلے توراہ مقدس کا ذکر فرمایا،

وَعِنْدَهُم التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ
اور فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کر کے فرمایا،
وَلِيَحْكُمِ أَهْلَ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ

انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے
اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

لہ الہلال ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

۲۳/۵ القرآن الکریم

۲۳/۵ " " "

۲۴/۵ " " "

ثانیاً اور صاف فرمادیا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اتارنے کا ذکر کر کے

فرمایا،

لكل جعلنا منكم شرعةً ومنهاجا ولو شاء الله لجلعلكم امة واحدة -
اسے توراہ و انجیل و قرآن والو اہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت و راہ رکھی اور اللہ چاہتا تو تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ثالثاً کج فہم بلیدوں یا ہٹ و دھرم عنیدوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا، اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراہ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے منسوخ ہونا بتا دیا، اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے،

ومصدقا لما بين يدي من التوراة ولاحل لكم بعض الذي حرم عليكم
میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اتری کتاب تورات کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو تم پر توراہ نے حرام فرمائی تھیں۔

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت ہونے میں شک ہو سکتا ہے یا منکر بحکم اس میں شک کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل بھی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں، آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتد بائبل ہی کو دیکھ لیں، آزاد صاحب تو ابو الکلام ہیں، مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں ولیحکم اهل الانجیل، لكل جعلنا منكم ولاحل لكم۔ بلیغ الدہر نے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے موکہ کیا: "اس کی مثال مجدد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا" تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے آیات قرآن پر وار کرنے کو یہ ان کی ذوالنفاذ رہے۔ بالجملہ ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمین و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے یہاں تک چھ تکذیبیں ہوتیں، ان چار پر کوئی گمان کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترک موالات میں ہیں، نصاریٰ سے بائیکاٹ اس زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا، اگر مسلمان اس پر معترض نہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہم وعلیہ افضل الصلوٰۃ

لہ القرآن الکریم ۳۸/۵

۵۰/۳

والنار کا بایکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے، اب آپ کے ماننے کو اللہ کا کوئی نبی نہیں مل سکتا، پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کمیٹی کے نبی بالقوہ خواہ بالفعل گاندھی صاحب مذکور مبعوث من اللہ سلامت ہیں، ایک درگیر و محکم گیر، لیکن اسی اہلال کی جلد تین کی چار اور تکذیبیں اس بایکاٹ کے بائکل خلاف ہیں، صفحہ ۳۳۸ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا:

”یودیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تا وہ صلیب پر لٹے جائیں اور جو لکھا ہے پورا ہو۔“

یہ قرآن عظیم کی ساتویں تکذیب کی، وہ فرماتا ہے: وما صلبوا انھوں نے مسیح کو سولی نہ دی۔ نیز اسی صفحہ پر کہا: ”مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔“

اور صفحہ ۳۳۹ پر دو لفظ اور لکھے: ”مظلومانہ قربانی“ اور ”خون شہادت“۔

یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں، وہ فرماتا ہے: وما قتلوا انھوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دس تکذیبیں ہوئیں تلك عشرة كاملة۔ یہ کھلی چار عین مذہب نصاریٰ ہیں، کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے بایکاٹ کے بدلے میل ہو جانا ہے یعنی ملۃ واحدا، ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنیٰ جلوہ، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حصہ ہو علانیہ دیکھ رہا ہے کہ آزاد صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں:

(۱) کلام اللہ کی تکذیب،

(۲) رسول اللہ کی توہین،

(۳) شریعت اللہ کا انکار۔

اور پھر قوم کے لیڈر ہیں، دین کے رفلاہ ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں، فسبحان مقلب القلوب والابصار۔ كذلك اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے

عہ صلیب پر لٹانا بھی عجیب شاید صلیب زمین پر کھچی ہوئی مسہری کھچی ۱۲

۱۵۴/۴ ۱۵ القرآن الکریم

۳۳۹/۳ ۱۵ اہلال

۳۳۸/۳ ۱۵ اہلال ابوالکلام آزاد

۱۵ اہلال

۱۵۴/۴۵ ۱۵ القرآن الکریم

۱۹۶/۲ ۱۵ القرآن الکریم

یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جباراً۔ والا ہے۔ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے

سارے دل پر۔ (ت)

اذا کان الغراب دلیل قوم

سیہد یہم طریق الہالکینا

(جب قوم کا رہنا کوٹا ہوگا تو ان کو ہلاکت ہی دکھائے گا۔ ت)

کیا نہیں ڈرتے کہ

ہر کہ آزاد از اسلام بود

در سقر بندی آلام بود

(جو اسلام سے آزاد ہوگا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ ت)

آج کل کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد کا گرم بازار ہے ہر ہمارے طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوجھار ہے کفر بکنے والوں سے گلہ نہیں، عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ ہلکی عزت کسی کی نہیں، ان کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی انہیں تو تو کہہ دیکھے اور اللہ و رسول و قرآن پر گالیاں سننے ہیں، چھپتے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یارانے دوستانے بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز و اکرام القاب آداب و ایسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دکشادہ جیس گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں، نہیں نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت انہیں بڑا کہنے والے سے بغض و عداوت، ان کا حکم الہی ظاہر کرنے والا بے تہذیب بد نگام ہے، تنگ کن دائرہ اسلام ہے، عبدالمجاہد سے بدتر کافر آج کل شائد ہی کوئی ہو جس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول النسب بچہ کہا اور قرآن کو اپنے دعویٰ توحید میں کاذب و ناطم ٹھہرایا اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں تصنیف کر لیں اور رنگ و روغن بڑھانے کو اپنے اہل بیت و ازواج کی تعظیم بھی اضافہ کر دیں وغیرہ وغیرہ طعونات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کو اگھاد دوڑ پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برات میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا مقتدا اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ ڈھٹائی بے شرمی بے حیائی سے کرنا، صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ بچپارہ تو کوئی چیز نہ تھا لافی العیور و لافی النقیور (نڈاؤٹوں میں نہ چڑھوں میں، یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ ت) جب اس کی حمایت میں وہ کچھ جوش تو مسٹر ابو الکلام تولیڈ برکیر، ان کا کفر ضرور ٹھیکٹ اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ و رسول

قرآن کی کون سُنے گا، کھلے گمراہانِ لیاہ کو جانے دو، بدایوں، شاہجہانپور، لکھنؤ، کانپور وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دھرم بھرنے والے بستے ہیں، دیکھتے تکذیبِ کلامِ اللہ و توہینِ رسول اللہ و انکارِ شریعتِ اللہ دیکھ کر ان میں کتنے اداکتے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ و قبولِ اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹِ مقاطعہ مناتے ہیں، حاشا نہ وہ توبہ و اسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات، تعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی ان کی تو نہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تو نہ دی۔ اسے تصور جو بیان خود گم، ابھی حسبِ اللہ و بغضِ اللہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی
قلوبکم۔
میں کہاں داخل ہوا۔ (ت)

اور جن بندگانِ خدا کو ان کا حقہ ملا ہے ان پر چرتے ہو ان کے سایہ سے ان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے، مستغفرہ ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائیکاٹ اور ترکِ موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ ترکِ بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبہِ معظمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں، ہرگز اللہ و رسول و قرآن کی تکذیب و توہین کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کا وہ جوش وہ نان کو آکریشن (NON CO-OPERATION) کا خروش اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حقہ تھا، ان سے ہزار حصے ہوتا، مگر یہاں ہزارواں حصہ بھی درکنار وہی محبت وہی پیار، وہی تعظیم وہی تکریم، وہی و داد وہی اتحاد، وہی لیڈری وہی سروری، تو لہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوگا کہ ہرگز انہیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوتیں بلکہ سب جوش و خروش بہرناوش، سوراخ بس باقی ہوس، انا للہ وانا الیہ ساجعون۔ مسلمان کہلانے والو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حسبِ اللہ و بغضِ اللہ کے سامان درست کرو، نیچری تہذیب اور ساختہ تادیب کے خوابِ غفلت سے جاگو جس سے کلمہ تکذیبِ توہینِ خدا و رسول سُنو، تمہارا کیسا ہی معظّم یا پیارا ہو ڈور کرو ڈور بھاگو خدا کے دشمن کو دشمن مانو، اس سے تعلق کو آگ جانو، ورنہ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان نسخ ہو گئے،

فستذکرون ما قولکم و افوض امری الی
اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ص

تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے
یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک

يَضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ
 اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی
 کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ ہدایت لے
 اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ (ت)

میں جانتا ہوں کہ حق کو ڈالنے کا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلتے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سُننے دیکھے
 حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکارہ کا داغ، تو وما علينا الا البلاغ اللهم
 اليك المشتكى وانت المستعان، عليك البلاغ واليك المصير ولا حول ولا قوة الا باللہ العلي
 العظيم (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرمانے والا
 ہے، تیرا کام ہی بات کا موثر فرمانا ہے، اور لوٹنا تیری طرف ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوت
 اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ت)

(۴) عالم موصوف بیشک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصاریٰ سے مجرد معاملات
 جائزہ بھی حرام بلکہ کفر اور ہنود سے و داد و اتحاد، دلی محبت و اخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ و رسول پر افرآ ہے،
 اس کا کچھ بیان ہو چکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ المحجة المؤتمنة ہے، واللہ بھدی من
 يشاء الى صراط مستقيم (اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ ت) عالم موصوف پر تنخواہ داری گورنمنٹ
 کا افرآ کیا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈروہ کچھ جتنے بہتان اللہ و رسول و قرآن عظیم پر
 باندھ رہے ہیں ابھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہو چکا کہ یہ لوگ آپ ہی ترک موالات کے منکر اور تکذیب قرآن عظیم
 پر مڑ رہے ہیں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر جنیں، باقی رہا کفر و ارتداد کا فتویٰ اور اس کے مغنی و مصدقین
 و مستفتی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالم دین کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام منب بعینہا
 وہی ہیں کہ جواب و سوال اول میں گزرے اور یہ کہ عالم موصوف پر ان لوگوں کے حکم کفر و ارتداد وہی اپنا عیب دوسرے
 کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت مذکورہ ہے کذالك قال الذين من قبلهم تشابهت قلوبهم (ان سے
 انگوں نے بھی ایسی ہی کسی ان کی سی بات، ان کے ان کے دل ایک سے ہیں۔ ت)۔

(۵) جماعت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن و حدیث میں وہی مؤمنین ہیں، کہا بینہ الامام

لہ القرآن الکریم ۳۹ / ۳۶ و ۳۷

۳۶ / ۲۴ " " ۳۶

۱۱۸ / ۲ " " ۳۷

صدر الشريعة في التوضيح والملا على القارى في المرقاة شرح المشكوة (جیسا کہ اسے امام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوة میں بیان کیا ہے۔ ت) تفرقة ڈالنا حرام ہے، رب عز وجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ لا تقم فیہ ابداً کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، اور اس کے بنانے والوں کو فرمایا،

اسس بنیانه علی شفا جوف ہار فانه ہار بہ اس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر
فی نار جہنم فی نار جہنم
تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوا دیا جلوا دیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور گورڈا ڈالا جائے۔ رب عز وجل نے اس کی چار علتیں ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی تفریق بین المؤمنین (مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو۔ ت) ہے کہ انھوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا۔ معالم شریف میں ہے،

لانہم كانوا جميعا يصلون في مسجد قبا فبنوا
یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، بننا
مسجد الضوا لیصلی فیہ بعضهم فیودی
نے وہ نقصان رسائی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان
ذلک الی الاختلاف وافتراق الكلمة
اس میں پڑھیں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ٹھوٹ پڑے اور تفرقہ
ہو جائے۔

بلکہ ان جیشوں نے جو عذر تفریق ظاہر کیا تھا یہ تفریق جبلیہ اور اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے، انھوں نے کہا تھا،
انا قد بنینا مسجد الذی العلة والحاجة واللیلة
ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات
المطيرة واللیلة الشاتية
اور چارٹے کی شب کے لئے۔

اور ان کا عذر تفریق یہ ہو کہ عالم دین معاذ اللہ کافر و بد مذہب و ناقابلِ امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور
جھوٹے یہ بھی، مگر ع

۱۰۸/۹ لہ القرآن الکریم

۱۰۹/۹ " " "

۱۰۶/۹ " " "

۱۴۷ معالم التنزیل علی ہاشم تفسیر الخازن آیت والذی اتخذوا مسجداً ضرباً کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۱۴۷/۳
۱۴۷ ایضاً

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجما

(راستے کا تفاوت دیکھو کہاں سے کہاں تک ہے۔ ت)

مسلمانوں کو مسجدِ الہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم تو یہ ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا،
ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان يذكر فيها اسمہ وسعی فی خرابها اولئك ما كانت لهم ان یدخلوها الا جائفین ۛ لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الآخرة عذاب عظیم ۛ
اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الہی لینے سے روکے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ایسوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہو گا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں نماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی کہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو، یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجد خراب کرنے والوں نے پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ تو کہہ کر کے،

قال الله تعالى وليحلفن ان اردنا الا الحسنى
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو تفریقِ جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔

اس پر جواب فرمایا، واللہ یشہد انہم لکذبتون (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جبکہ وہ دجریہ ظاہر کرتے ہیں قطعاً کذبِ باطل ہے، محض معاندانہ اس کا جھوٹا جملہ گھڑا کر مسلمانوں کو مسجد سے روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجدِ الہی کو یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں اغوائے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا نظر بحقیقت تو ٹھیک مناسبت پر واقع ہوا، کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام لینے والوں کے ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت (گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔ ت) مگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع ہوا جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام،

قال الله عز وجل لا یتخذ المؤمنون الکفرین
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں

۱۰۴/۹ القرآن الکریم

۲۶/۲۴ " " ۱۰۴/۹

۱۱۴/۲ القرآن الکریم

۱۰۴/۹ " " ۱۰۴/۹

اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل
ذٰلک فلیس من اللہ فی شئ علیہ
کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ
علاقہ نہیں۔

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الہیہ میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے:
فہو اعن الاستعانة بہم فی الامور الدینیة۔ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے
کسی دینی کام میں مدد لیں، یونہی ایسی نماز قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سستی عالم
کی اقتدار سے روک کر غالباً کسی منہم کے پیچھے پڑھوانے پر ہو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیہ زمین برسر زمین
ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے آنا روکا ہے کہ مسلمان کی زمین میں بے اس کے اذن
کے پڑھے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں
پڑھے اور کافر کی زمین میں نہ پڑھے اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت
سے ملکی ہے۔ حادی قدسی میں ہے:

ان اضطر بین امراض مسلم و کافر یصلی فی
امراض المسلم اذ لم تکف مزرعة او لکافر
یصلی فی الطریق۔
اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطراب
آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ
وہ کاشت نہ ہو، اگر وہ زیر کاشت ہے یا کافر ہی
www.alahazratnetwork.org

کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کر لی جائے۔ (ت)
ہاں ظاہراً یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہیے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری
میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے
اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں چھوٹ پڑے پوری کرنے کو
اس کی زمین میں نماز قائم کرنی کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کافر کی
یہ خوشی بدتر ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کیلئے
دی، اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے غیظ و نفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ
نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور و فرحت، فاعتبر و یا اذی الایضار (لے اہل بصائر بعبت حاصل کر دت)

۱۵ القرآن الکریم ۲۸/۳
۱۵ ارشاد العقل تسلیم (تفسیر ابی السعود) آیت لایخذه المؤمنون الکفرین کے تحت دار ایضار التراث العربی بیروت ۲۳/۲
الفتوحات الالہیہ " " " " " " مصطفیٰ البانی مصر ۲۵۷/۱
۱۵ الحادی القدسی ۲/۵۹
۱۵ القرآن الکریم ۲/۵۹

بلاشبہ ایسا کرنے والے مسجد ضرار والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذا رسانی کرنے والے مشرکین کے آلے اور ان کے منحرف یعنی ان کے ہاتھوں میں ضرر اسلام کے لئے مسخر ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
(۷۹۶) گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے،

قال الله تعالى والبدن جعلناها لكم من شعائره
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی کو تمہارے لئے دین الہی کی نشانیوں سے کیا۔

خود مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کو اس کا اقرار ہے، رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:
والبدن جعلتها لكم من شعائره الله سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے "خصوصاً اس معدن مشرکین ہندوستان میں کہ یہاں اس کا ابقا و اجرا بلاشبہ اعظم مہمت اسلام سے ہے، مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب میں ہے،

ذبح بقرہ در ہندوستان از اعظم شعائر اسلام
ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے بڑے شعائر میں سے ہے۔ (ت)

یہاں اس کا باقی رکھنا یقیناً واجب شرعی ہے جس کی تحقیق بہار رسالہ "انفس الفکر فی قریان البقر" میں ہے
علمائے لکھنؤ نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب کے فتاویٰ میں ہے:

"گائے ذبح کرنا طریقہ قدیم ہے۔ زمانہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد و امصار میں اور اس پر اجماع و اتفاق ہے۔ تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود بنظر تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہر گاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقا و اجرا میں سعی کریں اور اگر ہنود کے کئے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہ گار ہوں گے، ہنود منع کریں تو اس کے ابقا میں سعی واجب و لازم ہے (ملخصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے:

"گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ہنود بر نظر اپنے مذہب کے رو کے

لہ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

۱۰۶/۱ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی محلی سے
۲۸۳/۲ مکتوبات امام ربانی مکتوب ہند و یکم نوکشتور لکھنؤ

مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیۃ
مطبع یوسفی لکھنؤ ۲۸۳/۲

”ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی گاؤ کو ممنوع سمجھتا ہوں۔“

شعاردین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔“

بقیہ اقوال کی تشریح رسالہ الطاری الداری میں ہے، تو جو لوگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعار اسلام کو ماننا چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں، سخت فاسق ہمسفہ آمر بالحرام بدخواہ اسلام ہمسلمانوں کے رہزن ہیں، مشرکین کے گرگے، شیطان کے بھائی، ابلیس کے کارندے، حق کے دشمن ہیں، منافقوں کے وارث ہیں جن کو حق سبحانہ فرماتا ہے:

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ
أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمُ الْإِنْفِقِينَ
هُمُ الْفٰسِقُونَ وَعَدَّ اللَّهُ الْمُنْفِقِينَ
الْمُنْفِقَاتُ وَالْكٰفِرٰنَا رَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
هُي حٰسِبُهُمْ وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
اور ان کافروں سے (جن کی طرف یہ منافق جھکتے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ سب ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ ان کے عذاب کو بہت ہے اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کے لئے دائم عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ان کے دام میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عزوجل کا مخالفت اور ابلیس لعین کا فرمانبردار ہے، تارک واجب و ترکب حرام، مستحق نار و غضب جبار ہے۔

والعیاذ باللہ العزیز الغفار و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم و غفار کی پناہ، اور اس کے حبیب مختار

على الجيب المختار و آله الاطهار و صحبه الابوار پر صلوة و سلام ، آپ کی آل اطہار ، اصحاب ابرار ، اولیا
 و اولیائہ الاخیار و امتہ اجمعین الی یوم القرار اختیار اور امت پر بھی قیامت تک ، اور برکت و سلامتی
 و بارک و سلم و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔ ہو۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۳ از دانا پور محلہ شگونہ مسجد حنفیہ مسئولہ محمد حنیف خاں ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

گرامی خدمت فیض و رحمت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب
 مدظلہم الاقدس ، السلام علیکم ! گزارش خدمت ہے کہ یہاں شہر پٹنہ میں ایک جگہ پر مجمع ہوا ، جس میں علمائے بہار
 بھی شریک تھے اور عام لوگ بھی مولوی ابوالکلام حامی ترک موالات نے تحریک کی کہ بہار و آریسہ کے لئے ایک امیر اسلام
 ہونا چاہئے۔ اس پر لوگوں نے حضرت اقدس شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی کو تجویز کر کے امیر اسلام بنایا ، اب
 اعلان ہے کہ لوگ شہر کے امیر اسلام کے ہاتھ پر بیعت کریں ، لہذا حضور والا سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ امیر اسلام
 کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست ہے یا نہیں ؟ اور امیر اسلام کے لئے کیا کیا شرائط از روئے قرآن شریف و فقہ شریف
 ہونا چاہئے اور جو لوگ بیعت نہ کریں کیا وہ لوگ گنہگار ہیں جو اب تفصیل سے مع دلائل کے عنایت ہو بیٹنوا توجروا۔

الجواب

امیر شریعت دو قسم ہے ، اختیار و قہری۔ اختیار وہ جو کسی پر اپنے احکام کی تنفیذ میں جبر کا اختیار نہیں
 رکھتا ، احکام شریعت بنا دینا اس کا کام ہے ، ماننا نہ ماننا لوگوں کے اختیار ، یہ امیر شریعت متدین فقہائے
 اہل سنت ہیں ،

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله
 و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم ، اولو الامر
 هم العلماء على اصح الاقول كما قال تعالى
 و لوددوا الى الرسول و الى اولى الامر منهم
 لعلمه الذين يستنبطونه منهم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ، اسے اہل ایمان ! اللہ کی
 اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ، اور تم
 میں سے جو صاحبہ امر ہیں ان کی۔ اصح قول کے مطابق
 اولو الامر سے مراد علماء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :
 اور کاش وہ اسے لوٹائیں رسول کی طرف اور اپنے

ذی اختیار لوگوں کی طرف ، تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیں گے وہ جس کو استنباط کرتے ہیں ان میں سے (ت)
 عدم سلطان کی حالت میں مسلمانوں پر اپنے امور دینیہ میں متدین معتمد علمائے اہلسنت کی طرف رجوع کرنا اور بھی

۵۹/۴ لے القرآن الکریم

۸۳/۴ " " ۵۷